Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 3 (2025)

Manqabat Writing of Naseer Warsi

نصیر وارثی کی منقبت نگاری

Saba Perveiz[1], Dr. Sadaf Naqvi[2] (Corresponding Author)
[1]M.Phil. Scholar, [2]Chairperson /Assistant Professor, Department of Urdu, Government College Women University Faisalabad
Corresponding Email: sadafnaqvi@gcwuf.edu.pk

pISSN: 3007-2077
eISSN: 3007-2085

HEC approved in
Y category.

Received: 28-06-2025
Accepted: 25-07-2025
Online: 26-08-2025

This is an open-access article distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license.

Copyright: © 2025 by the author(s).

Abstract

Naseer Warsi holds a unique position in Urdu literature as a Na'at poet whose work transcends traditional boundaries by blending deep spiritual devotion with intellectual and contemporary relevance. His poetry is characterized by a harmonious blend of piety, love, truth, and emotional depth. Warsi preserves the classical essence of Na'at poetry while innovating with intellectual richness, making his voice timeless and modern.

One of his most notable works, *Mawaddat Nama*, is a monumental poetic tribute to the Ahl-e-Bayt (the Prophet Muhammad's noble family). This work poetically interprets Qur'anic ethos with lyrical elegance, portraying the virtues, character, and sacrifices of the Ahl-e-Bayt with spiritual intensity. Warsi's poetry vividly brings to life significant Islamic historical events such as the Battle of Khaybar, the Event of Mubahala, the Sermon of Fadak, and the Tragedy of Karbala, presenting them as spiritually charged moments that inspire devotion and reflection. His poetic vision centers on an unwavering love for the Ahl-e-Bayt, kindling this sacred affection in readers' hearts through eloquent verses. Warsi's work is recognized as a beacon of spiritual truth and literary brilliance that illuminates love for the Prophet and his family with enduring grace.

Keywords:
Naseer Warsi, Manqabat Nagari, Mawaddat Nama, Ahl-e-Bayt, Urdu

منقبت عربی لفظ "نَقَبَۃ "سے ماخوذ ہے، جس کے لغوی معنی ہیں کسی کی خوبیوں، فضائل اور بلند مرتبے کا تذکرہ کرنا۔ ادبی اصطلاح میں وہ صنفِ نعتیہ شاعری جس میں کسی ولی، بزرگ، امام، یا اہلِ بیت اطہار علیہم السلام کی مدح و تعریف بیان کی جائے، اسے 'منقبت' کہتے ہیں۔ یعنی منقبت کا موضوع ہمیشہ کوئی مقدس یا روحانی ہستی ہوتی ہے اور شاعر یا نثر نگار ان کی عظمت، خدمات، صفات اور

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 3 (2025)

مقام کو بیان کرتا ہے۔نعت اور مرثیے کی طرح منقبت بھی مقدس ہستیوں کے لیے لکھی جاتی ہے، مگر یہ خالص مدح پر مشتمل ہوتی ہے منقبت کے بنیادی اجزاء درج ذیل ہیں:

مدح و ثنا منقبت میں مقصد صرف تعریف کرنا ہوتا ہے۔اس میں تنقید یا غم کا اظہار نہیں ہوتا بلکہ سراپا مدح ہوتی ہے۔

منقبت میں شخصیت کی روحانی عظمت اور اخلاقی بلندیوں کو نمایاں کیا جاتا ہے اور یہ بیانیہ اللہ کے قرب یا دین کی خدمت کے تناظر میں ہوتا ہے۔

منقبت کے ہر لفظ سے محبت، عقیدت اور احترام کا اظہار جھلکتا ہے۔ یہ ادب و محبت کی زبان میں لکھا جاتا ہے۔مبالغہ نہیں،اگرچہ جذبات بلند ہوتے ہیں مگر سچے فضائل کو مبالغے کے بغیر بیان کیا جاتا ہے تاکہ حقیقت کی عظمت نمایاں ہو۔

ابتدائی دور میں منقبت کا رجحان اہلِ بیتِ اطہارؑ (خصوصاً حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام حسین علیہ السلام) کی مدح سے شروع ہوا۔فارسی میں سعدی اور رومی نے بلند پایہ منقبتیں کہی ہیں۔اردو ادب میں میر، غالب، اقبال اور جدید شعرا نے بھی منقبت کی روایت کو زندہ رکھا ہے۔برصغیر میں دکن کے شعرا جیسے ولی دکنی اور سراج نے منقبت گوئی کو بامِ عروج تک پہنچایا۔

قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"قُلْ لا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ"

"کہہ دیجئے: میں تم سے اپنی رسالت پر کوئی اجر نہیں مانگتا، سوائے اس کے کہ میرے قرابت داروں سے محبت کرو"(۱)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"حُبُّ عليٍّ إيمانٌ و بُغضُه نفاقٌ"

"علیؑ کی محبت ایمان ہے اور علیؑ سے بغض نفاق ہے"(۲)

یہ آیات اور احادیث اہل بیت علیہم السلام کی محبت اور مدح کو اہم دینی فریضہ قرار دیتی ہیں۔اسی عقیدت کو شعراء نے منقبت کی شکل میں ڈھالا۔منقبت میں بہت سے پہلو نمایاں کیے جاتے ہیں جیسے کرامتیں اور معجزات، علم و حکمت،عدل و انصاف،زہد و تقویٰ، قربِ الٰہی،امت کی خدمت،دین کی سربلندی کے کارنامے وغیرہ مشہور منقبت گو شعراء حضرت امام شافعیؒ نے امام علیؑ کی شان میں کئی اشعار کہے۔امیر خسروؒ نے فارسی میں بہت سی منقبت کہی ہیں۔یہ منقبت صوفیانہ عقیدت، روحانیت اور مرشد کی محبت سے لبریز ہوتی ہیں۔وہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے عاشق صادق تھے اور اپنی فارسی شاعری میں ان کے روحانی مرتبے کو بہت بلند مقام پر رکھتے تھے۔

ایک مشہور فارسی منقبت ملاحظہ فرمائیں۔

غلام خواجه من خاک پائی او
که هست این سرفدائی جانفرای او[۳]

میر انیسؒ برصغیر میں منقبت اور مرثیے کے امام سمجھے جاتے ہیں انہوں نے کربلا کے واقعات کو نہایت فصاحت و بلاغت سے بیان کیا جس سے ان کے مرثیے صرف مذہبی رسومات تک محدود نہ رہے بلکہ اردو ادب کا قیمتی سرمایہ بن گئے۔ان کے کلام میں عربی، فارسی، اردو اور ہندی الفاظ کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے انہوں نے مرثیے کے علاوہ رباعی اور سلام بھی لکھے۔

علامہ اقبالؒ کے کلام میں بھی اہل بیتؑ کی عقیدت نمایاں ہے۔علامہ اقبالؒ کی منقبت عشق اہل بیتؑ خصوصاً حضرت علیؑ، حضرت حسینؑ اور اہل بیت اطہارؑ کی شان میں گہرے عقیدت و محبت کا اظہار کرتی ہیں اگرچہ علامہ اقبالؒ کا بنیادی اسلوب فلسفیانہ اور قومی بیداری کا ہے مگر ان کی شاعری میں منقبت کا رنگ بھی بڑے موثر انداز میں جھلکتا ہے۔جیسے:

کی محمد ﷺ سے وفا تُو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں[۴]

"مودّت نامہ "نصیر وارثی کی ایک مخصوص اور عظیم تخلیق ہے، جس کا بنیادی موضوع "اہل بیت اطہارؑ سے محبت اور عقیدت ہے۔یہ تحریر دراصل نص قرآنی کی تشریح اور شعری تعبیر ہے۔نصیر وارثی نے اس مجموعے میں نہایت عقیدت اور فنی مہارت کے ساتھ اہل بیت اطہارؑ کی عظمت، کردار اور خدمات کو اجاگر کیا ہے۔

"مودّت نامہ "صرف عقیدت کا مظاہرہ نہیں، بلکہ ایک ایسا ادبی کارنامہ ہے جو مذہبی جذبے، فنی جمالیات اور فکری عظمت کو یکجا کرتا ہے۔نصیر وارثی کی شاعری کا یہ حصہ مکتبِ اہل بیت کی محبت و مودّت پر مبنی ہے جو کہ قرآن کی آیت "قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ" سے جڑا ہوا ہے۔شاعر نے پوری شاعری میں مودّتِ اہل بیت اطہارؑ کو مرکزی موضوع بنایا ہے۔

نصیر وارثی نے اپنی شاعری سے "مودّت اہل بیتؑ" کو دلوں میں راسخ کرنے کا عظیم کام انجام دیا ہے۔شاعر نے غزوہ خیبر، واقعہ مباہلہ، خطبہ فدک، اور واقعہ کربلا جیسے اہم واقعات کو اپنی شاعری میں شامل کیا ہے۔ان واقعات کو صرف بیان نہیں کیا بلکہ ان کے عقیدتی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔

طہارت و عصمت کا پیکر، خاتون جنت حضرت فاطمہؑ کی عظیم شخصیت، طیب و طاہر سیرت اور روحانی مقام کو نہایت پر اثر اور مدلل انداز میں پیش کیا ہے۔نصیر وارثی نے حضرت فاطمہؑ کی زندگی کو قرآن و حدیث، سیرت نبوی اور اہل بیتؑ کی روایات کی روشنی میں بیان کیا ہے۔شاعر کے ہاں "بنتِ رسول ﷺ "ہونے کا مفہوم محض رشتہ نہیں بلکہ نظریہ ہے۔

Tahreer
Journal of Languages and Literature, Vol. 3 No. 3 (2025)

علم، عدل، اور ولایت کے امام، حضرت علیؑ کو "شیر خدا" کہا جاتا ہے۔ نصیر وارثی نے حضرت علیؑ کی شخصیت کے مختلف پہلو کو اجاگر کیا ہے۔ آپ کی شجاعت، علم، عدل، زہد و تقویٰ، عبادت اور تقویٰ کو نہایت دلنشین اور مدلل انداز میں بیان کیا ہے۔ خاص طور پر جنگ بدر، احد، خیبر اور صفین میں حضرت علیؑ کے کردار اور کارنامے غیر معمولی انداز میں بیان کیے گئے ہیں۔

نصیر وارثی نے "مودّت نامہ" میں امام حسنؑ کی شخصیت کو حلم، تدبّر اور اتحاد امت کی علامت کے طور پر پیش کیا ہے ان کے اشعار میں امام حسنؑ کی صلح جو مزاج کی کمزوری نہیں بلکہ بلند ظرفی، دوراندیشی اور اخلاص کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔

انہی کے دم قدم سے ہے یہ رونقِ بہار و گُل
درِحسن سے جاری ہے تمام گُل کا سلسلہ (۵)

امام حسنؑ کی عظمت اس بات میں ہے کہ انہوں نے اقتدار کی بجائے اُمت کی وحدت کو ترجیح دی، ان کا صلح کرنا دین محمدی ﷺ کی بقاء اور باطل کے طوفان کے سامنے صبر و حکمت کی مثال تھا۔ نصیر وارثی کا انداز یہ بتاتا ہے کہ امام حسنؑ کی حیات ہمیں وہ درس دیتی ہے جس میں نفس کی نہیں امت کی بھلائی مقدم ہے۔ شاعر انہیں "صلح کا امام " کہتا ہے جو فتنہ ٹالنے والا ہے۔

مزاحمت، قربانی اور صداقت کا مظہر ہے۔ "مودّت نامہ" کے اشعار میں امام حسینؑ کی قربانی کا ذکر دل کو چیر دینے والے انداز میں کیا گیا ہے۔ کربلا کی تپتی ہوئی ریت، پیاس کی شدت، خاندانِ رسول ﷺ کی بے سروسامانی اور یزیدی ظلم کا ذکر نظم کو ایک بلند شان عطا کرتا ہے۔ لبوں پہ ذکرِ الٰہی بدن پہ تیر یہ ایسی جنگ تھی جو مر کر جیتی گئی۔ نصیر وارثی کے اشعار دیکھیے:

میں مر کر جی اٹھوں گا
غلامی میری خلعت ہے
سناں کی نوک پر جاری رہی
حسینؑ ہی کی تلاوت ہے
وہ اپنے سر کٹاتے جا رہے ہیں
کمال ان کی تجارت ہے (۶)

یہ اشعار اس عظیم قربانی کا ایسا موقع پیش کرتے ہیں جو ہر عہد کے انسان کے ضمیر کو جھنجھوڑتی ہے وارثی شہادت حسینؑ کو محض مظلومیت کا تاثر نہیں دیتے بلکہ ایک فکری اور نظریاتی فتح کے طور پر پیش کرتے ہیں ان کے بقول حسینؑ نے باطل کے خلاف سر جھکانے سے انکار کر کے قیامت تک کے لیے حق کا علم بلند کر دیا۔ کربلا کو صرف ایک سانحہ نہیں بلکہ ایک نظریہ مانا گیا ہے۔

نصیر وارثی نے کربلا کے بعد تحریک کی قائد حضرت زینبؑ کی استقامت، فصاحت اور جرآت کو کربلا کے بعد کی تاریخ کا روشن

ترین باب قرار دیا ہے۔ انہوں نے ظلم کے ایوانوں میں کھڑے ہو کر حق کی گواہی دی اور اسیرانِ کربلا کی رہنمائی کی۔

"نگاہیں نیچی کیے سارے ہی مرعوب کھڑے
ملامتوں پہ ملامت اتھاہ گفتہ
نصیر آج بھی ظلم و ستم کے ایوان میں
فقط گونجتا بنتِ علیؑ کا لہجہ ہے"(۷)

حضرت زینبؑ کی عظمت اور خطبوں کو نصیر وارثی نے اس انداز میں بیان کیا ہے کہ قاری کی ان قوت گفتار اور ایمان کی پختگی سے متاثر ہوتا ہے۔ وہ امام حسینؑ کی شہادت کو ایک عظیم مقصد کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کرنے والی اولین علم بردار تھیں۔ ان کی ذات مظلوموں کی آواز اور حق کی روشنی بن کر ابھرتی ہے۔ اُن کی خطابت کو "تفسیرِ کربلا" کہا گیا ہے۔

نصیر وارثی کے شعری مجموعے میں کربلا کے نوجوان کردار بھی یوں وقار اور عظمت سے پیش کیے گئے ہیں جو کم عمری کے باوجود عظیم قربانیوں کے پیکر ہیں۔ حضرت علی اکبرؑ امام حسینؑ کے بڑے صاحبزادے نصیر وارثی ان کے کردار کو شجاعت اور جمال کا امتزاج قرار دیا۔ شعر دیکھیے:

اُترے تھے رن میں شان سے اکبرؑ کہ اس طرح
اہل یزید یت کے لیے وہ وبال تھے
ٹوٹے تھے قہر بن کے یزیدی سپاہ پر
اثرات ان کے چہرے کے جب پُر جلال تھے(۸)

حضرت قاسمؑ کی شہادت کم سنی میں جواں مردی اور وفا کی بے مثال علامت ہے ان کی ولولہ انگیزی کو نصیر وارثی کچھ یوں بیان کرتے ہیں۔

قاسمؑ تیرے بغیر تو بچتا بھی کچھ نہیں
دل سے جو ہائے جاتا ہے ابنِ حسنؑ کا غم
گرتا ہوں غیبی ہاتھ سے ملتا ہے آسرا
کیسے اٹھائے جاتا ہے ابن حسینؑ کا غم (۹)

کربلا کے سب سے کم سن شہید حضرت علی اصغرؑ کی پیاس اور شہادت کو نصیر وارثی نے ایک ایسا استعارہ بنایا ہے جو قیامت تک مظلومیت کی علامت بن گیا۔

ننھے سپاہی بھی علی اصغرؑ تھے جانثار
دینِ خدا کو چاہیے تھا ایک شیر خوار
اس پر بھی صبر جاری تھا حضرت حسینؑ کا
ہاتھوں میں دم کو توڑتے تھے ننھے تاجدار(۱۰)

حضرت ابو الفضل عباسؑ، جرآت اور اطاعت کا درخشندہ مینار ہیں وارثی ان کے کردار ایسے انداز میں بیان کرتے ہیں۔

پیکر وفا حسینؑ سا عباس علمدارؑ
سج دھج کے آیا ہے دولھا عباس علمدارؑ
کربل میں کس کے آنے کا ڈنکا بجا ہوا؟
گونجی ہر طرف صدا عباس علمدارؑ(۱۱)

یہ اشعار اور بیانات ان عظیم ہستیوں کی قربانیوں کو محض تاریخی واقعات کے طور پر نہیں بلکہ ایمانی استقامت کے عنوان کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ ہر شہید کو ایک فکری صفت سے جوڑا گیا:

حضرت علی اکبرؑ: حسنِ مصطفویؐ
حضرت قاسمؑ: نوجوانی کی بصیرت
حضرت علی اصغرؑ: مظلومیت کی انتہا
حضرت عباسؑ: وفا کا نشان

نصیر وارثی کے نزدیک کربلا فقط ایک واقعہ نہیں بلکہ ایک عالمی جدوجہد کا استعارہ ہے۔ وہ اسے ظلم کے خلاف قیامت تک جاری رہنے والی تحریک سمجھتے ہیں۔ کتاب کا اختتام امام مہدی علیہ السلام کے ظہور پر ہوتا ہے جہاں شاعر عدلِ کامل اور ظلم کے خاتمے کا تصور پیش کرتا ہے۔

"عدل کا سورج چمکے گا، اور شب کا خاتمہ ہوگا"(۱۲)

"مودّت نامہ" کا بنیادی موضوع اہل بیتِ اطہار علیہم السلام کی محبت و عظمت کی شعری و نثری انداز میں عکاسی ہے۔ مودّت نامہ کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کا دینی اور روحانی پیغام ہے۔ نصیر وارثی نے اہلِ بیتؑ سے محبت کو محض رسمی یا ظاہری عقیدت کے بجائے اسلامی عقائد کی بنیاد اور روحانیت کی اصل قرار دیا ہے۔ امام علیؑ کی علمی بصیرت، امام حسینؑ کی قربانی حضرت فاطمہؑ کا عزم ایثار، امام حسنؑ کا حلم، یہ تمام صفات نظم میں اس طرح شامل ہیں کہ قاری نہ صرف متاثر ہوتا ہے بلکہ کردار کی تعمیر کے لیے تحریک بھی پاتا ہے۔

مودّت اہل بیتؑ دراصل قرآنی حکم ہے جسے نصیر وارثی نے شعری انداز میں زندہ کر دیا وہ یہ باور کراتے ہیں کہ اہل بیتؑ سے سچی محبت فقط عقیدت تک محدود نہیں بلکہ یہ زندگی کے ہر پہلو میں ان کے نقش قدم پر چلنے کی دعوت ہے ان کی محبت، عدل، علم، صبر اور ایثار کے مظاہر سے عبارت ہے۔

مصنف نے احادیثِ نبوی، قرآنی آیات خصوصاً آیتِ مودّت، اور سیرت کے حوالوں کو اپنی شاعری میں فنی لطافت کے ساتھ پیوست کیا ہے۔ صیر وارثی نے معتبر اسلامی مصادر جیسے قرآن، صحاح ستہ (احادیث کی کتب)، اور مشہور سیرت نگاروں کے حوالوں سے اپنی تحریر کو تقویت دی ہے۔ان کے اشعار میں روایتی اسلامی شعری ورثے کی جھلک نمایاں ہے۔ نصیر وارثی نے صرف روایتی جذباتیت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مستند حوالوں کے ساتھ اپنے نظریے کو مدلّل انداز میں پیش کیا ہے، جو اس مجموعے کو ایک تحقیقی دستاویز کا درجہ دیتا ہے۔ نصیر وارثی کا اسلوب سلیس، فصیح اور محتاط حد تک علامتی ہے شاعری میں جملوں کی ساخت پر گہری گرفت نظر آتی ہے ۔ نہ غیر ضروری طوالت، نہ معنیٰ میں ابہام ہے۔ عربی و فارسی الفاظ کا استعمال خوبصورتی سے کیا گیا ہے، مگر اتنا زیادہ نہیں کہ عام قاری کے لیے ابلاغ میں رکاوٹ بنے۔ تشبیہات و استعارات میں مہارت نمایاں ہے، جیسے "نورِ رسالت ﷺ کی کرنیں" یا "دستِ ولایت کی چھاؤں" جیسے استعارات کا استعمال۔ عروضی تقاضے (بحر، وزن، قافیہ بندی) کا مکمل لحاظ رکھا گیا ہے۔ موضوع کی نزاکت کے پیشِ نظر جذبات کو بے لگام نہیں چھوڑا گیا بلکہ ایک وقار برقرار رہا ہے۔ ابتدا محبت اہل بیتؑ سے، پھر رسول اکرم ﷺ کے اقوال، اور آخر میں عملی اطاعت کی دعوت۔

"مودّت نامہ" کا مطالعہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ شاعری محض جذبات کا اظہار نہیں بلکہ فکر، ایمان اور شعور کی بیداری کا ذریعہ بھی ہو سکتی ہے۔ نصیر وارثی کا شعری اسلوب نہایت سادہ لیکن پر اثر ہے۔ وہ کلاسیکی طور میں جدید موضوعات کو سمو کر قارئین کو متاثر کرتے ہیں۔ "مودّت نامہ" میں انہوں نے تلمیحات، علامات اور استعارات کا بھرپور استعمال کیا ہے۔ عربی اور فارسی الفاظ کی امیزش کلام کو تقدس عطا کرتی ہے۔ بلاشبہ نصیر وارثی کی منقبت نگاری روحانی وابستگی اور مودّت کی بہترین مثال ہے۔

کتاب کا کچھ حصہ "عقیدت نوائی" کے عنوان سے ہے۔ جہاں شاعر نے اپنی ذاتی کیفیات، جذبات اور روحانی تجربات کو انتہائی عقیدت سے پیش کیا ہے۔ ان میں حضرت علیؑ، حضرت فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیھا، حضرت خدیجہؑ، حضرت حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ کی شان میں عقیدت اور منقبت کے اشعار موجود ہیں۔

نصیر وارثی نے حضرت خدیجہؑ کی پاکیزہ سیرت، فطری عمل اور دین کے لئے ان کی قربانی کی تعریف کی ہے۔ نصیر وارثی نے ان کی صفات کو تمام جہان کی "عورتوں میں سب سے بہتر" کہہ کر حضرت خدیجہ الکبری کے مقام پر روشنی ڈالی ہے۔

نیک صورت، نیک سیرت، نیک خصلت ، با وفا
آپ سے یکجا ہوئے ہیں سارے گوہر طاہرہ
اُمہات المومنین میں سب سے اول آپ ہیں
سب جہاں کی عورتوں میں سب سے بہتر طاہرہ (۱۳)

حضرت علیؑ کی منقبت میں علیؑ علیؑ کی تکرار سے عقیدت اور روحانی سرشاری کا اظہار کیا گیا ہے۔ علیؑ کی روحانی اور جہادی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ان کی مکمل شخصیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

کرم کا سیل بے کراں علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
نگر نگر بہ ہر زباں علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ
علیؑ کی قدرومنزلت کا مجھ سے پوچھتے ہو کیا؟
غدیرِ خم سے ہے عیاں علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ (۱۴)

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کی منقبت میں نصیر وارثی نے فاطمہ زہراؑ کو رحمت، حیا، عظمت اور عطا کی مثال قرار دیا۔ اشعار میں ان کی عظمت، اخلاق، رسول اکرمؐ سے تعلق اور ان کی اولاد کی شان کا اظہار کیا گیا ہے؛

ہے قناعت ، زاہدن میں صبر واستقلال بھی
ہے خدا کو بھی پسند ہر اک ادائے فاطمہؑ" (۱۵)

حضرت حسنؑ کی منقبت میں "حسنؑ ہے" کی تکرار ایک مؤثر تلمیح ہے جو حسن کی جمالیاتی اور سیاسی حکمت کو واضح کرتی ہے۔ حضرت حسنؑ کی صلح کی بصیرت اور امت کی بقا کے لئے ان کی حکمت پر زور دیا گیا ہے۔

"تمام جود و سخا، وفا اور حیا اور عفت کو یکجا کر کے
جو کینوس پر جہاں کے تصویر ایک بنی ہے وہی حسنؑ ہے" (۱۶)

نصیر وارثی امام حسنؑ کی قیادت، قربانی اور آج کے دور میں ان کی تعلیمات کی اہمیت اور تجدید کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ یہ اشعار کربلا کے اشعار کے ساتھ ساتھ جدید دور کی معنویت بھی پیش کرتے ہیں۔

نصیر وارثی نے ہر صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے لیکن نعت و منقبت کے حوالے سے اُن کی شاعری میں خلوص، وفا اور مودّت نمایاں نظر آتی ہے اور اُن کی شاعری کا یہی رنگ اُن کو عصر حاضر کی شاعری میں بلند اور نمایاں مقام عطا کرتا ہے۔

حوالہ جات

۱. سورۃ الشوریٰ ۴۲:آیت ۲۳
۲. مسند احمد بن حنبل، حدیث نمبر ۱۱۱۴
۳. انوار الحسن، ڈاکٹر، دیوان امیر خسرو دہلوی، لکھنؤ:راجہ رام کمار بکڈپو، ۱۹۴۶ء، ص ۲۳۸
۴. علامہ محمد اقبال، ڈاکٹر، بانگِ درا، لاہور: شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشر ز، ۱۹۱۳، ص ۱۹۹
۵. نصیر وارثی، موڈت نامہ، نیویارک:ورثہ پبلیکشنز اردو مرکز، ۲۰۲۵، ص ۹۵
۶. ایضاً، ص ۹۹
۷. ایضاً، ص ۱۰۲
۸. ایضاً، ص ۹۶
۹. ایضاً، ص ۱۰۰
۱۰. ایضاً، ص ۹۸
۱۱. ایضاً، ص ۹۳
۱۲. ایضاً، ص ۹۰
۱۳. ایضاً، ص ۱۳۲
۱۴. ایضاً، ص ۱۳۴
۱۵. ایضاً، ص ۱۳۶
۱۶. ایضاً، ص ۱۴۰

References in Roman Urdu

1. Al-Qur'an. (n.d.). *Surah Ash-Shura, ayat 42:23*.
2. Ahmad bin Hanbal. (n.d.). *Musnad Ahmad bin Hanbal*, Hadith no. 1114.
3. Hasan, A. (1946). *Diwan-e-Ameer Khusro Dehlavi*. Lucknow: Raja Ram Kumar Book Depot. p. 238.
4. Iqbal, M. (1913). *Bang-e-Dra*. Lahore: Sheikh Ghulam Ali & Sons Publishers. p. 199.
5. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 95.

6. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 99.
7. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 102.
8. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 96.
9. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 100.
10. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 98.
11. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 93.
12. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 90.
13. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 132.
14. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 134.
15. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 136.
16. Warisī, N. (2025). *Mawaddat Nama*. New York: Virsa Publications Urdu Markaz. p. 140.